فرفرا شریف حضرت ابوبکر صدیقی پر ایک سیمینار کا انعقاد ایلیٹ روڈ کلکتہ میں کیا گیا ان کی زندگی کے
بابت باتیں سامنے آئیں۔ اسکالر مولانا سید بہاء الدین فرفرا شریف، مولانا عظمت اللہ پیرزادہ
صوبان صدیقی، عبدالباسط اور دیگر دانشوران اس سیمینار میں موجود تھے۔

(احمد علی) 20 نومبر 2021 بروز سنیچر انسٹیٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز کلکتہ کی طرف سے پیر ابوبکر صدیقی (فرفرہ شریف) رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت وکارنامہ پر ایک سمپوزیم منعقد ہوا۔ یہ سمپوزیم ڈاکٹر منظور عالم، چیئرمین انسٹیٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز دہلی کے زیر نگرانی عمل میں آیا۔ اس ویبینار کی صدارت محمد بہاؤالدین صدر شاہ ابوبکر صدیقی میموریل کمیٹی نے کی جب کہ نظامت کے فرائض مولانا شیخ نور محمد ندوی، آفس سکریٹری عالمی رابطہ ادب اسلامی، شاخ کلکتہ نے انجام دیے۔ اس موقع پر صدیقی صاحب کے کاموں اور ان کے دینی کارنامے پر روشنی ڈالنے کے لیے بنگال اور بنگلہ دیش کے مختلف اداروں اور مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے علمی مقالے پیش کیے۔ پروگرام کے آغاز میں اپنا مختصر استقبالیہ پیش کرتے ہوئے عبدالباسط اسماعیل، کو آرڈی نیٹر آئی او ایس، کولکاتا چیپٹر نے کہا کہ آئی او ایس ایک ریسرچ اور تحقیق کرنے والا ایک معتبر اور ملک کا معروف ومشہور ادارہ ہے اور اس پر تمین دہائی سے یہ ادارہ اپنے مشن میں رواں دواں ہے اور وقت کے ساتھ اپنے کام اور خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دور ٹکنالوجی کا دور ہے اور ٹکنالوجی نے جہاں لوگوں کے لئے علم کے دروازے کھولے ہیں علم کے حصول کو آسان بنایا ہے وہیں اس کا ایک دوسرا اثر یہ بھی ظاہر ہوا کہ اس نے نئی نسل کو ان کے بزرگوں سے دور کر دیا۔ لہذا ضرورت ہے کہ ہم اس نسل کو ان کے ماضی سے واقف کرانے کے لیے اس طرح کے اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ صدی اسلام کی صدی ہے لہذا مایوس نہ ہوں پر امید رہیں اور حالات کے حساب سے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اس موقع پر اپنے صدارتی کلمات میں محمد بہاؤالدین نے کہا کہ بنگال کی صوفی ازم کی تاریخ بہت قدیم ہے لیکن تصوف کی جو شکل مولانا ابوبکر نے دی ہے وہ سب سے الگ اور منفرد ہے۔ اس میں کسی طرح کی افراط وتفریط کی آمیزش نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا صدیقی کے کارناموں کا اعتراف ان کے ہم عصر علماء نے بھی کیا اور ملک کے علماء ان کا احترام کرتے تھے۔ اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے جو کوششیں کیں وہ تجدیدی نوعیت کی تھیں، خصوصا بنگلہ زبان بولنے والی قوم کے لیے انہوں نے جو دین کی تعبیر وتشریح کی ہے وہ تاریخی ہے۔ انہوں نے سرسید احمد شہید کے مشن کو بنگال میں آگے بڑھایا۔

عالیہ یونیورسٹی کے تھیالوجی ڈپارٹمنٹ کے فیکلٹی ممبر میزان الرحمن قاضی نے اس موقع پر اپنے مقالہ میں کہا کہ پیر ابوبکر صدیقی، جو کہ خلیفہ ثانی کے ہم نام تھے، اپنے عمل میں اخلاص اور جذبہ دعوت اسلامی کے سبب وہ مغربی بنگال کی دینی واسلامی تاریخ کا ایک عظیم حصہ بن گئے۔ ان کی کوششیں اور قربانیاں اتنی عظیم ہیں کہ ان کا ذکر کیے بغیر اس سرزمین کی دینی وعلمی تاریخ نامکمل ہے۔ صدیقی کی ولادت ایسے وقت میں ہوئی جب جہالت اور دین سے دوری کا زمانہ تھا بدعت اور شرک کی رسومات کا دور تھا لیکن ایسے مشکل اور حوصلہ شکن ماحول میں انہوں نے جو کارنامے انجام دیے اور خدا نے ان کے ذریعے جو کام لیا اس کی جیتی جاگتی مثال فرفرہ شریف ہے۔ سیف الدین ندوی نے اپنے مختصر مقالہ میں کہا کہ پیر ابوبکر صدیقی نے مسلمانوں کو صرف دینی رہنمائی نہیں بلکہ سماجی اعتبار سے بھی انہوں نے مسلمانوں کو جو راہ دکھائی وہ قابل تحسین ہے۔ انہوں نے لوگوں کو دین کے ساتھ ساتھ علم کے تئیں بیدار کیا۔ جس وقت علم کا رواج نہ کے برابر تھا ایسے وقت میں انہوں نے عصری علوم کے حصول کی طرف بھی مسلمانوں میں رغبت پیدا کی اور اس سلسلے میں انہوں نے کئی اقدامات بھی کیے۔ مختصر یہ کہ وہ اپنے وقت کے مجدد تھے اور جو کام خدا نے ان سے لیا وہ یقینی طور پر ایک تجدیدی کارنامہ تھا۔ اس موقع پر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سینئر استاذ مولانا عبید الرحمن ندوی نے کہا کہ علامہ ابوبکر صدیقی کی شخصیت وہ ہے جس نے تاریخ کے دھارے کو موڑا، وہ لوگوں کو تاریکی سے روشنی کی طرف لے کر آئے۔ ان کی بے لوث خدمات کا اثر صرف مغربی بنگال تک ہی نہیں بلکہ تریپورہ، آسام اور پڑوسی ملک بنگلہ دیش میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ان کی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کی جا سکتی ہیں۔ وہ ایک عظیم مصلح اور داعی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے ادیب، منتظم اور ماہر تعلیم تھے۔ انہوں نے چوبیس سال کی عمر تک تمام دینی وعصری تعلیم حاصل کر کے اپنے آپ کو وقت کے معتبر علماء کی صف میں شامل کر لیا۔

اگر ان کو بنگال کا سر سید کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ انہوں نے اپنی بہترین کتابوں اور مضامین کے ذریعے ہر طرح کی گمراہی اور خرافات کا جواب دیا اور بے دینی کے ازالے کے لئے علم کو ہتھیار بنایا۔ مفتی منیر الاسلام نے اپنے عربی مقالہ میں مولانا کی زندگی اور ان کے علمی سفر کا مختصر تذکرہ کرنے کے بعد کہا کہ جن چیزوں نے مولانا کو ان کے ہم عصروں میں ممتاز کیا اور عوام میں مقبولیت بخشی وہ مولانا کی علمی وعملی خصوصیت تھی۔ ان کے مریدین اور شاگرد ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ علم کی جو شمع مولانا ابوبکر نے بنگال میں جلائی تھی مختلف صوبوں تک آج اس کی روشنی پھیل چکی ہے اور ملک کے بے شمار مدارس مولانا کے اس علمی ورثے کو آگے بڑھانے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ محمد ثوبان نے کہا کہ اگر آپ مولانا صدیقی کی زندگی کا مطالعہ کریں گے تو آپ جانیں گے کہ مولانا کی پوری زندگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے تعبیر تھی۔ وہ کتنے عظیم داعی تھے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا کہ اپنی وصیت میں انہوں نے لکھا کہ میری جانشینی کے مستحق میری اولاد اس وقت ہو سکتی ہیں جب وہ دین پر عمل پیرا ہوں۔ پروگرام کے اختتام پر احسان اختر ممبر آئی او ایس کولکاتا چیپٹر نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔

خورشید اختر فرازی

مرحبا صد مرحبا خورشید بھائی مرحبا
طے کیا کس شان سے ہے آپ نے اس کا سفر
زندگانی کے د؟ ہیں آپ نے پنجاہ سال
کیوں نہ ہو اب مفتخر اردو صحافت آپ پر

ڈاکٹر سنجر ہلال بھارتی

انجم عظیم آبادی کے نام

ترے ایوارڈ کی تائید میں ہیں اہل قلم
بری نظر نہ لگے عمر بھر خدا کی قسم
ہم ایک ادنیٰ سا شاعر ہیں اور کیا دیں گے
چہار مصرعے تری نذر کر رہے ہیں ہم

مجسم ہاشمی

...ویدنہال حسمی - انشائیہ 'پہلے استعمال کریں ...ی مبارکی - طنزیہ اور مزاحیہ مضمون 'جلسہ ... - افسانچہ '' تلاش کے بیج ''، شمشیر علی ...ود حسن - افسانچے 'سچ اور جھوٹ کا فاصلہ' ... - افسانچہ 'ماشاء اللہ' پیش کیا۔ اس کے بعد ...ں پہنچے جہاں اے۔سی کمرے میں کھانے ...نے کے بعد شعری دور شروع ہوا۔ اس دور ...، جاوید ہمایوں، مبارک علی مبارکی، ارشد ...یمی، احسان خان، خالد اقبال حسمی اور احمد ...ور نظمیں پڑھیں۔ تب تک لانچ وہ باگی ...ر تمام لوگوں نے جنگل کا معائنہ کیا، قدرتی ... اور تصویریں اتاریں۔ شام چھ بجے سب ...ب نے مقصود حسن کے انتظام اور ضیافت ...رخصت ہوئے۔ رات دس بجے سیالدہ پہنچے ...روانہ ہوئے۔ جناب مرغوب حسن اور عظیم ...ا اور اوہام کے ساتھ تھے۔

...وغ کیلئے ساتھی بیداری مہم کا اہتمام کیا گیا۔ ...فارئی سیل)، جاوید انصاری (ممبر)، آمنہ

ادارتی صفحہ

...i 17 |1443 A.H

...چہ کا اصرار
...کرنے پر زور
...ئیں گے

...ت کے مابین بات چیت شروع
...تین اضافی مطالبات اُٹھائے
...جبکہ کسانوں اور حکومت کے

زرعی قوانین کی منسوخی: کون جیتا...

عبدالسلام عاصم

پچھلے ہفتے وزیر اعظم نریندر مودی نے تینوں متنازع زرعی قوانین کو واپس لینے کا اعلان کر دیا۔ اعلان غیر متوقع نہیں تھا، پھر بھی چونکنے اور چونکانے کا سلسلہ جاری ہے۔ انتخابی موڑ پر اس فیصلے نے سیاسی کھیل کا نقشہ بدل تو دیا ہے لیکن قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نفع اور نقصان کا اندازہ لگانے میں مرکزی حکومت کامیاب ہے یا اپوزیشن۔ فیصلہ اُنہی ووٹروں کو کرنا ہے جو اب تک رنگ اور نسل، ذات اور مذہب کے جذباتی بہاؤ میں بہتے آئے ہیں۔ سیاسی کھلاڑیوں سے مختلف قسم کے ردعمل میں کہیں حکومت کو سراہا جا رہا ہے تو کہیں اسے اپوزیشن کی سیاست کے رُخ پر انتخابی فیصلہ قرار دیا جا رہا ہے۔

ایک سال سے زائد وقفے سے جاری کسانوں کے احتجاج میں کتنا سیاسی دم تھا اس کا انتخابی اندازہ تو چند ماہ قبل ہی لگ گیا تھا۔ تو ... خواب کی تعبیر نہیں دیکھ پائے گا۔

حکومت کے نزدیک یہ فیصلہ بظاہر قومی مفاد سے جڑا ہوا ہے اور اپوزیشن کے لئے یہ بہر صورت انتخابی معاملہ ہے۔ بباطن دونوں کی دلچسپیاں اقتدار کے دفاع اور حصول تک محدود نظر آتی ہیں۔ سیکولر اور قوم پرستانہ نظریات کے بے جا استحصال کے شکار عوام کا ایک بڑا حلقہ اب اس قابل نہیں رہ گیا ہے کہ وہ از خود یہ اندازہ لگا سکے کہ جو فیصلہ وہ کرنے جا رہا ہے، آیا وہ واقعی صحیح ہے! عوام کی ایک سے زیادہ نظریاتی حوالوں سے گمراہ اکثریت کو اس سیاسی کھینچا تانی میں اب تک جو نقصان ہوا ہے اُس کے لئے اصل ذمہ دار کی شناخت سے وہ اب تک محروم چلے آ رہے ہیں۔۔۔ عام آدمی کی اسی بے بسی کا نتیجہ ہے کہ ذات پات اور باہم متصادم اقلیت نوازی کی کشش مرحلہ وار ماند پڑتے ہی اُس کی جگہ ایک ایسی پُر شور قوم ... دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے نظر آئیں گے۔ اتر پردیش میں جس انتخابی سروے میں یوگی حکومت کے سو سیٹوں کے نقصان کے ساتھ برسر اقتدار آ جانے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا وہ سروے اگر کسان تحریک کے اثر کی ترجمانی کر رہا تھا تو مرکز کی طرف سے تینوں زرعی قوانین کو منسوخ کرنے کا اعلان ایک بروقت کارروائی ہے۔

زرعی قوانین کتنے اصلاح رُخی تھے اور کس قدر کارپوریٹ گھرانوں کے فائدے کیلئے تھے۔ اس پر ایک ایسے معاشرے میں سنجیدہ بحث نہیں ہو سکتی تھی جہاں لوگ جاننے پر ماننے کو ترجیح دیتے ہیں۔ بالفرض ایسی کوئی بحث ہوتی بھی ہے تو عام آدمی اسے سمجھ نہیں پاتا اور وسائل سے لیس حکومت حسب سابق اپنی بات منوانے کی ضد وقتی طور پر جیت جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ اپوزیشن نے مکالمے پر ...

A high quality seminar of Furfura Sharif's Pir Hazrat Abu Bakar Siddiqui was held at Elliott Road, Kolkata. The Institute of Objective was attended by the learned scholars including Maulana Syed Baha-uddin of Furfura Sharif. Maulana Azmatullah Sahib and Peerzada Sauban Siddiqui, Abdul Basit and other dignitaries were present in the meeting. Pic: Nurul Islam Khan

[redacted]

সংগঠনের নেতা সৈয়দ হোসেন এক ভিডিও বার্তায় জানি দুর্ঘটনায় সাহিদ আকবর াহত হওয়ায় তাকে নার্সিহোমে ভর্তি করা হয়েছে। তবে সঙ্কট কেটেছে। তার দ্রুত আরোগ্য কামনায় তিনি দোয়ার আবেদন জানান।

উত্তরীয় পুষ্পস্তবক দিয়ে বরন করেন। মন্ত্রী বেচারাম মান্না মিশনের পরিবেশ পরিকাঠামো দেখে সন্তোষ প্রকাশ করেন ও রাজ্য সরকার সংখ্যালঘু সম্প্রদায়ের শিক্ষার উন্নয়নের সর্বদাই আন্তরিক।ওয়াকফ বোর্ডের চেয়ারম্যান আব্দুল গনি বলেন মিশনারী শিক্ষা

পীর আবুবকর রহ. নিয়ে আইওএস-এর সেমিনার

নিজস্ব প্রতিবেদক ● কলকাতা

আপনজন: রাষ্ট্রসংঘ অনুমোদিত দেশের অন্যতম ইসলামি গবেষণা প্রতিষ্ঠান ইনস্টিটিউট অফ অবজেকটিভ স্টাডিস–এর কলকাতা শাখার উদ্যোগে ইলিয়ট রোডে আইওএস সভাঘরে অনুষ্ঠিত হল এক ফুরফুরার পীর হযজরত আবুবকর রহ.-কে নিয়ে বিশেষ আলোচনা সভা। মূল উদ্যোক্তা ছিলেন আইওএস-এর ককাতা চ্যাপ্টারের কর্ণধার হাফেজ আব্দুল বাসিত। কুরআন শরীফ তেলাওয়াত এর মাধ্যমে অনুষ্ঠান শুরু হয়। সভাপতিত্ব করেন বাহাউদ্দিন সিদ্দিকি। সঞ্চালনা করেন মাওলানা নূর মহম্মদ নাদভী। হাফেজ আব্দুল বাসিত সাহেব ইনস্টিটিউট অফ অবজেকটিভ স্টাডিস–এর পরিচিতি ও সভার মূল উদ্দেশ্যকে তুলে ধরেন। মাওলানা মীজানূর রহমান আজহারী, হজরত পীর আবুবকর রহ. এর সংক্ষিপ্ত বংশ পরিচয় তুলে ধরেন। মাওলানা সাইফুদ্দিন নাদভী উনবিংশ শতাব্দির বাংলার মুসলিমদের মতানৈক্য দূরীকরণে হজরতের গুরুত্বপূর্ণ ভূমিকা ও ফুরফুরা শরিফের সংক্ষিপ্ত পরিচয় তুলে ধরেন। মাওলানা উবাইদুর রহমান সাহেব সুদূর নদওয়া থেকে অনলাইন মাধ্যম যোগ দেন। তিনি পীর হজরত আবু বকর রহ. পশ্চিমবাংলা, আসাম ও ওপার বাংলায় অকলান্ত পরিশ্রম করে ইসলামি সংস্কৃতির ও শিক্ষার প্রসারে যে অবদান রেখেছেন সে সম্বন্ধে উর্দুতে আলোচনা করেন। মুফতি মনিরুল ইসলাম সাহেব বাংলাদেশ থেকে মূল্যবান আলোচনা করেন।

সওবান সিদ্দিকী, মাওলানা খুরসিদ আলম নাদভী ছাড়াও সভার সভাপতি মাওলানা বাহাউদ্দিন পীর রহ.- সমএবন্ধ গুরুত্বপূর্ণ আলোচনা করেন। বিমেষ করে তার জীবনে সূফিবাদ নিয়ে সবশেষে সম্মানীয় অতিথিগনকে প্রেজেন্টেশনের মাধ্যম দিয়ে আজকের সভার সমাপ্তি ঘোষণা করেন হজরত আব্দুল বাসিত ।

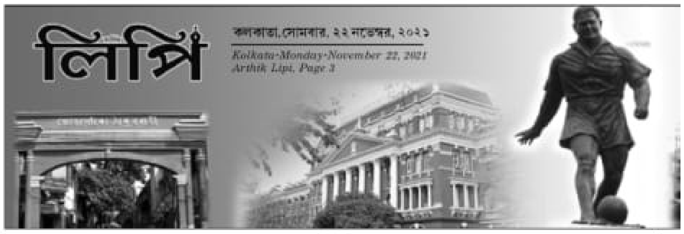

লিপি
কলকাতা, সোমবার, ২২ নভেম্বর, ২০২১
Kolkata-Monday-November 22, 2021
Arthik Lipi, Page 3

যুগ সংস্কারক পীর আবু বকর সিদ্দিকী নিয়ে সেমিনার

নুরুল ইসলাম খান

যুগ সংস্কারক ফুরফুরা শরীফের পীর হযরত আবু বকর সিদ্দিকী রহ এঁর অনুপ্রেরণা কে সামনে রেখে আন্তর্জাতিক মানের এক সেমিনার অনুষ্ঠিত হল শনিবার। ইনস্টিটিউট অফ অবজেক্টিভ স্টাডিজের নিজস্ব সভাঘরে (ইলিয়ট রোড) রেখে আল্লাহর হুকুম ও প্রিয় নবির পূর্ণাঙ্গ প্রাপ্তির উদ্দেশ্য নতুন প্রজন্ম কে সঠিক পথের সন্ধান দিতেই এই অনুষ্ঠান।বাংলার পূর্বপুরুষদের অসামান্য অবদান কে নতুন করে প্রচার ও প্রসারের দরকার আছে।এ বিষয়ে মাওলানা নূর মহম্মদ সাহেব স্পীকার হিসাবে দায়িত্ব পালন করেন সভার সভাপতিত্ব করেন শাহ আবু বকর সিদ্দীকী মেমোরিয়াল কমিটির সভাপতি ফুরফুরা শরীফের সৈয়দ বাহাউদ্দিন সাহেব।এই সভার মূল উদ্যোক্তা হলেন জনাব হাফেজ আব্দুল বাসিত সাহেব সভার সূচনা হয় পবিত্র কোরআন পাক পাঠের মাধ্যমে। ফুরফুরা পীর সাহেবের সমগ্র জীবন নিয়ে গবেষণা ও তাঁর মনের সুপ্ত বাসনা প্রকাশ করেন।সেটা নিয়ে নতুন ভাবে কাজ করার অনুপ্রেরণায় মুগ্ধ হন মাওলানা মিজানুর রহমান আজহারি সমাজ সংস্কারক হিসাবে পীর সাহেবের বংশ পরিচয়ে আলোকপাত করেন মাওলানা সাইফুদ্দিন নাদভি। উনবিংশ শতাব্দীতে মুসলমান সমাজে বিভিন্ন মতানৈক্য কে দূর করে সমগ্র সমাজ ব্যবস্থায় আমূল পরিবর্তন যে দাদা হুজুর নিয়ে আসেন সেই কথাই তুলিয়ে তোলেন সাইফুদ্দিন নাদভি।এই সভা চলাকালীন অনলাইনে সংযুক্ত হন মাওলানা মহম্মদ ড. ওবায়দুর রহমান।

তরুণ এই গবেষক পীর সাহেবকে নিয়ে গভীরভাবে পড়াশোনা করছেন। বহু গ্রন্থ প্রণেতা দাদা হুজুর ও পাঁচ হুজুর কে নিয়ে মূল্যবান পুস্তক লিখছেন। দীর্ঘ সময় ধরে তিনি উর্দুতে বক্তব্য রাখেন।এই প্রোগ্রামটি সুদূর বাংলাদেশ থেকে অনলাইনে সংযুক্ত হন মনিরুল ইসলাম সাহেব। মনিরুল সাহেব সম্পূর্ণ আরবি ভাষায় আলোচনা করে দাদা হুজুরের সমগ্র জীবনে শিক্ষা প্রতিষ্ঠান স্থাপনের অভাবনীয় দিক গুলো তুলে ধরেন।রেজাউলরাহর সম্পাদক পীরজাদা সওবান সিদ্দিকী সাহেব দাদা হুজুরের আধ্যাত্মিক জীবন এবং শিক্ষা সংস্কারের নানান দিক নিয়ে বিশ্লেষণধর্মী প্রতিবেদন পেশ করেন। মাওলানা খুরশিদ আলম নাদভি বক্তৃতা করেন সভার সভাপতি সৈয়দ বাহাউদ্দিন সাহেব পীর সাহেব কে মূল্যবান তথ্য তুলে ধরেন। কিছু দিন পূর্বে দাদা হুজুর কে নিয়ে আন্তর্জাতিক এক সেমিনারে উপস্থিত হয়েছিলেন বিদেশের পন্ডিতগন সেই কথা বলেন সৈয়দ সাহেব দাদা হুজুর ফুরফুরা শরীফের পীর সাহেব হলেও তিনি ছিলেন যুগ ও সমাজ সংস্কারক। তাঁর অবদান, শিক্ষা, জনহিতকর কর্ম,সমাজ সেবা, আপসে মিত্রতা সহ কুসংস্কার কে গোড়া থেকে উৎপাত করে নতুন যে সমাজ ব্যবস্থার জন্ম দিয়েছেন সেই মূল্যবান তথ্য ও তত্ত্ব গুলো তুলে ধরাই ছিল এই সম্মেলনের প্রকৃত উদ্দেশ্য। উপস্থিত ছিলেন সৈয়দ আজমাতুল্লাহ সাহেব ছাড়াও বহু বিদগ্ধ পন্ডিতগন।

ইডেন ম্যাচের আগে টিকিট নিয়ে দেদার কালোবাজারি,গ্রেফতার ১২

উদ্ধার করেছিল পুলিশ। ওইদিন দেড় হাজার টাকা য বিক্রি হচ্ছিল হলোর টিকিট। এদিনের হাইভোল্টেজ ম্যাচকে কেন্দ্র করে যাতে কোনওরকম বিশৃঙ্খলা না ছড়ায়, তা নিয়ে সতর্ক কলকাতা পুলিশ। শনিবার থেকেই ইডেন চত্বরে সাদাপোশাকে টহল দিচ্ছিলেন মায়দান থানার পুলিশ কর্মীরা। নজরদারি চালাচ্ছিল লালবাজারও। সিভিল ড্রেসে ভিড়ে মিশে থেকেই অভিযুক্ত রয়েছেন ওই এলাকায়। ট্রাফিক পুলিশ সূত্রে জানা গিয়েছে, খেলা চলাকালীন কিসওয়ে এবং অকল্যান্ড রোড বন্ধ করে দেওয়ার সিদ্ধান্ত নেওয়া হয়েছে। এদিকে ইডেন চত্বরে যে কোনও ধরনের পণ্যবাহী গাড়ির যাতায়াত বন্ধ করে দেওয়া হয়েছে শনিবার থেকে। এই ম্যাচের ক্রেজ এতটাই যে ম্যাচের টিকিট অনলাইনে বিক্রি শুরুর মাত্র ১৫ মিনিটের মধ্যেই তা শেষ হয়ে যায়। সিএবি কোষাধ্যক্ষ দেবাশিস

পীর আবু বকর সিদ্দিকীকে নিয়ে সেমিনার

নুরুল ইসলাম খান: যুগ সংস্কারক ফুরফুরা শরীফের পীর হযরত আবু বকর সিদ্দীক রহ-এর অনুপ্রেরণাকে সামনে রেখে আন্তর্জাতিকমানের আলোচনা সভা অনুষ্ঠিত হয় শনিবার ইনস্টিটিউট অফ অবজেক্টিভ স্টাডিজের নিজস্ব সভাঘরে (ইলিয়ট রোড)। পবিত্র কোরআন পাক পাঠের মাধ্যমে সভার সূচনা হয়। আল্লাহর হুকুম ও নবীর জীবনাদর্শ তুলে ধরে নতুন প্রজন্মকে সঠিক পথের সন্ধান দিতে এই অনুষ্ঠানের আয়োজন বলে জানা যায়। এ বিষয়ে মাওলানা নুর মুহাম্মদ সাহেব স্পিকার হিসাবে দায়িত্ব পালন করেন। অনুষ্ঠানে সভাপতিত্ব করেন ফুরফুরা শরীফের সৈয়দ বাহাউদ্দিন সাহেব। সভার মূল উদ্যোক্তা ছিলেন হাফেজ আবদুল বাসিত সাহেব।

উনবিংশ শতাব্দীতে মুসলমান সমাজে বিভিন্ন মতানৈক্যকে দূর করে সমগ্র সমাজ ব্যবস্থায় আমূল পরিবর্তন যে দাদা হুজুর নিয়ে আসেন সেই কথাগুলি সভায় ফুটিয়ে তোলেন সাইফুদ্দিন নাদভি। হেজবুল্লাহর সম্পাদক পীরজাদা সওবান সিদ্দিকী দাদা হুজুরের আধ্যাত্মিক জীবন এবং শিক্ষা সংস্কারের নানান দিক তুলে ধরেন।

এদিন সভা চলাকালীন অনলাইনে যুক্ত হন মাওলানা মুহাম্মদ ড. ওবায়দুর রহমান। তরুণ এই গবেষক দাদা হুজুর ও পাঁচ হুজুরকে নিয়ে মূল্যবান পুস্তক লিখেছেন। দাদা হুজুরের শিক্ষা, জনহিতকর কাজ, সমাজসেবা, আপশে মিত্রতা-সহ কুসংস্কারকে গোড়া থেকে উৎখাত করে নতুন যে সমাজ ব্যবস্থার জন্ম দিয়েছে সেই মূল্যবান দিক তুলে ধরাই ছিল এই সম্মেলনের মূল উদ্দেশ্য উদ্দেশ্য। উপস্থিত সৈয়দ আজমাতুল্লাহ সাহেব ছাড়াও বহু বিদগ্ধ পণ্ডিত।